سلسلہ : رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: گیارہویں

رسالہ نمبر 3

هبةُ النساء ۱۳۱۵ھ
فی تحقق المصاهرة بالزنا

زنا سے حرمت مصاہرہ کے ثبوت میں تحقیق جلیل

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

هبةُ النساء فی تحقق المصاهرة بالزنا ۱۳۱۵ھ

(زنا سے حرمت مصاہرہ کے ثبوت میں تحقیق جلیل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ ۱۹۵: از بہار محلّہ محلّی پر مرسلہ سید محمد عبدالسبحان صاحب حنفی　دوم شوال مکرم ۱۳۱۵ھ

وبار دوم از ملک بنگالہ ضلع ڈھاکہ ڈاکخانہ امیرآباد موضع بیرکاندب مرسلہ محمد زینت علی صاحب ۱۰ شوال مکرم ۱۳۲۵ھ

حضرت اقدس قبلہ وکعبہ دامت برکاتہم، آداب وتسلیم، عرض ہے ایک بات کا جھگڑا بہار شریف میں حضرات حنفیّہ سلمہم اللہ ووہابیہ خذلہم اللہ کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ اس کا جواب جلد تر روانہ فرمائیے، زید نے اپنی ساس سے زنا کیا اور اس کی بی بی کو اس کا علم تھا تواب زید پر وہ بی بی حرام ہوئی یا نہیں؟ اور اگر حرام ہوئی تو ضرورت طلاق دینے کی ہے یا نہیں؟ دوسرے وہ بی بی باوجود علم کے اپنے شوہر زید کے ساتھ رہی اور زید بھی وطی حسب دستور کرتا رہا اور بی بی سے اولاد بھی ہوئی تو وہ اولاد بعد فوت زید یا بی بی زید کے ترکہ کی مستحق ہیں یا نہیں؟ **بینوا توجروا**

الجواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق من الطین بشرا	تمام تعریفیں اس ذات کے لیے جس نے مٹی سے بشر کو

وجعل لہ نسباً وصہراً وافضل الصلٰوۃ والسلام علی سیدنا الانام واٰلہ الکرام وصحبہ العظام علی الدوام۔	پیدا فرمایا اور اس کے لیے نسب اور رشتہ ازدواج بنایا، بہترین صلٰوۃ وسلام کائنات کے آقا اور اس کی برگزیدہ آل اور اس کے صحابہ عظام پر، دائمی ہو۔(ت)

زوجہ زید اس پر حرام ہوگئی اگرچہ اسے اس واقعہ شنیعہ کا علم بھی نہ ہوتا **اقول: وباللہ التوفیق** اس کی دلیل جلیل قول مولٰی عزوجل وتبارک وتعالٰی ہے:

وَرَبَآىِٕبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ٘-فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ[1]۔	تم پر حرام کی گئیں تمھاری گود کی پالیاں ان عورتوں کی بیٹیاں جن سے تم نے صحبت کی پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔

اس آیہ کریمہ میں زن مدخولہ کی بیٹی حرام فرمائی اور جس طرح وصف الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ یعنی اس کی گود میں پلنا بالاجماع شرط حرمت نہیں۔مثلاً زید کسی پچیس سال والی عورت سے نکاح کرے اور اس کے پہلے شوہر سے اس کی ایک بیٹی چار دہ سالہ ہو جسے گود میں پالنا در کنار زید نے آج سے پہلے کبھی دیکھا بھی نہ ہو تو کیا زید کو حلال ہوسکتا ہے کہ اس کی لڑکی سے بھی نکاح کرلے اور مادر دختر دونوں کو تصرف میں لائے لاالٰہ الا اللہ یہ ہرگز شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نہیں۔اسی طرح وصف نِّسَآىِٕكُمْ یعنی ان مدخولات کا زوجہ ومنکوحہ ہونا بھی بالاتفاق شرط نہیں، کیا لیلٰی وسلمٰی ماں بیٹی دونوں جس کی کنیز شرعی ہوں اسے حلال ہے کہ دونوں سے جماع کیا کرے، مادر و دختر دونوں ایک پلنگ پر، عیاذاً باللہ، یہ شریعت محمدی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کس درجہ بعید ہے۔حالانکہ ہرگز کنیزیں نِّسَآىِٕكُمْ میں داخل نہیں نہ ان کی بیٹیوں پر رَبَآىِٕبُكُمْ صادق، غالباً ان حراموں کو حلال بتاتے ہوئے غیر مقلد صاحب بھی شرم کریں، توثابت ہوا کہ نکاح جس طرح بحکم تتمہ آیت فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ تحریم دختر کے لیے کافی نہیں، یونہی شرط وضروری بھی نہیں یعنی نہ وہ علت ہے، نہ جزء علت اب آیہ کریمہ میں نہ رہا مگر الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ یعنی ان عورتوں کی بیٹیاں جن کے ساتھ تم نے صحبت کی، معلوم ہوا صرف اس قدر علت تحریم ہے اور یہ قطعاً مزنیہ میں بھی ثابت کہ وہ ایک عورت ہے جس کے ساتھ اس نے صحبت کی، لاجرم بحکم آیت اس کی بیٹی اس پر حرام ہوگئی، نظیر اس کی اسی بیان محرمات میں ہے قولہ عزشانہ ہے۔ وَحَلَآىِٕلُ اَبْنَآىِٕكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ[2] حرام کی گئیں تم پر تمھارے ان بیٹوں کی جوروئیں جو تمھاری پشت سے ہیں کہ جس طرح الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ یعنی بیٹے کا اس کی پشت سے ہونا اخراج متبنی کے لیے ہے نہ کہ اخراج وغیرہ و

[1] القرآن ۲۳/۴
[2] القرآن ۲۳/۴

بنسہ کے واسطے، یونہی وصف حلائل یعنی بیٹے کی جورو ہونا بھی ملحوظ نہیں، بیٹے کی کنیز مدخولہ بھی ضرور حرام ہے اور وہ لفظ حلیلہ میں داخل نہیں، اور اگر اشتقاقی معنی لیجئے جو بیٹے پر حلال ہے تو اب عموم تحریم صحیح نہ رہے گا کہ بیٹے کی کنیز مطلقاً حرام نہیں جب تک مدخولہ نہ ہو، یہی حال وَ اُمَّهٰتُ نِسَآىٕكُمْ [3] کا ہے کہ حرام کی گئیں تم پر تمھاری عورتوں کی مائیں، یہاں پر بھی وصف زوجیت قید نہیں کہ کنیز مدخولہ کی ماں بھی بدلیل مذکور بالاتفاق حرام، بعینہٖ اسی دلیل سے وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ [4] (اپنے باپوں کی منکوحہ بیویوں سے نکاح نہ کرو۔ت) میں اگر نکاح بہ معنی عقد لیجئے تو عقد غیر قید اور بمعنی وطی لیجئے تو وہ ہمارا عین مذہب، بالجملہ ان سب مواضع میں مطمع نظر صرف مدخولہ ہونا ہے اگرچہ بلانکاح وبس، اب دخلتم بھن میں مولٰی عزوجل نے دخول حلال وحرام کی کوئی قید ذکر نہ فرمائی اور اس کے اطلاق میں دونوں داخل، توجو مدعی تخصیص ہو دلیل پیش کرے اور دلیل کہاں بلکہ دلیل اس کے خلاف پر قائم، کیا جس نے اپنی منکوحہ سے صرف حالت حیض یا نفاس یا صوم یا اعتکاف یا احرام میں صحبت کی، اس کی بیٹی اس پر قطعاً اجماعاً حرام نہ ہوئی حالانکہ یہ دخول حرام تھا بلکہ علمائے کرام نے بہت وہ صورتیں ذکر فرمائیں جن میں دخول تو دخول، عورت ہی کو اس کے لیے حلال نہیں کہہ سکتے اور اس سے وطی بالاتفاق موجب تحریم دختر موطوءہ ہوجاتی ہے مثلاایک کنیز دو مولٰی میں مشترک ہے ان میں سے جو اس سے مقاربت کرے گا دختر کنیز اس پر حرام ہوجائے گی، یونہی اپنے پسر کی کنیز یا اپنی کنیز کافرہ غیر کتابیہ یا اپنی اس عورت سے مجامعت جس سے ظہار کیا اور کفارہ نہ دیا، یہ سب بالاتفاق ان عورتوں کی بنات کو حرام کردیتی ہے حالانکہ یہ عورات سرے سے خود ہی حلال نہ تھیں۔

اقول: ان مسائل سے زن مظاہرہ تو استناد بالاتفاق کا بھی محتاج نہیں کہ اس پر خود قرآن عظیم دلیل شافی، ظہار بنص قرآن مزیل نکاح نہیں تو زن مظاہر بلاشبہہ نسائکم میں داخل، اور بعد وطی دخلتم بھن بھی حاصل، تو قطعاًاس کی دختر کو حکم حرمت شامل، زید نے ہندہ سے نکاح کیا اور قبل صحبت ظہار کرلیا بعدہ مشغول بجماع ہوا اور کفارہ نہ دیا، کیا اس صورت میں اسے روا ہے کہ ہندہ کی بیٹی سے بھی نکاح کرلے، حاش للہ یہ شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نہیں، حالانکہ بعد ظہار عورت بنص قرآن اس پر حرام ہوگئی اور جب تک کفارہ نہ دے اسے ہاتھ لگانا جائز نہ تھا، تو ثابت ہوا کہ نہ نکاح شرط نہ وطی کا بروجہ حلال ہونا لازم بلکہ مناط حرمت صرف وطی ہے اور حاصل آیت کریمہ یہ کہ جس عورت سے تم نے کسی طرح صحبت کی اگرچہ بلانکاح اگرچہ بروجہ حرام، اس کی بیٹی تم پر حرام ہوگئی، یہی ہمارے ائمہ کرام کا مذہب، اور یہی اکابر صحابہ کرام مثل حضرت امیر المومنین عمر فاروق وحضرت علامہ صحابہ عبداللہ بن مسعود وحضرت عالم القرآن عبداللہ بن عباس وحضرت اقرؤالصحابہ

---

[3] القرآن ۲۳/۴

[4] القرآن ۲۲/۴

ابی بن کعب وحضرت عمران بن حصین وحضرت جابر بن عبداللہ وحضرت مقتیہ چار خلافت صدیقہ بنت الصدیق محبوبہ رب العالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم اجمعین وجماہیر ائمہ تابعین مثل حضرات امام حسن بصری وافضل التابعین سعید بن المسیب وامام اجل ابراہیم نخعی وامام عامر شعبی وامام طاؤس وامام عطا بن ابی رباح وامام مجاہد وامام سلیمن بن یسار وامام حماد اور اکابر مجتہدین مثل امام عبدالرحمان اوزاعی وامام احمد بن حنبل و امام اسحٰق بن راہویہ اور ایک روایت میں امام مالک بن انس کا ہے رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

اقول معہذا نکاح معنی وطی میں حقیقت ہے یا مجاز متعارف **قال قائلہم** (شاعر نے کہا)۔

التارکین علی طہر نساء ہم والناکحین بشطے دجلۃ البقرا

(بیویوں کو طہر کی حالت میں چھوڑنے والے دجلہ کے کنارے گائے سے وطی کرتے ہیں۔ت)

وقال آخر (ایک دوسرے شاعر نے کہا)۔

کبکر تحب لذیذ النکاح وتہرب من صولۃ الناکح

(باکرہ کی طرح کہ وہ جماع کی لذت کو پسند کرتی ہے اور خاوند کے حملہ سے فرار کرتی ہے۔ت)

تو کریمہ "**لاتنکحوا مانکح آباؤکم**" (اپنے باپوں کی منکوحہ عورتوں سے نکاح نہ کرو۔ت) میں لااقل محتمل تو ضرور اور امر فرج میں احتیاط واجب، تو جانب تحریم ہی غالب، بلکہ اصل فرج میں حرمت ہے۔ تو جب تک حل ثابت نہ ہو حرمت ہی پر حکم ہوگا پھر مصاہرت مصاہرت میں فرق نہیں تو نفس جماع ہی اگرچہ بروجہ حرام بلانکاح ہو علت تحریم رہے گا۔

ولعلک ان رجعت کلماتہم دریت ان تقریر الدلیل علی ھذا الوجہ احسن مما قیل اذلایرد علیہ ماافادہ فی الفتح بل ھو اصح عندی من کلام الاول ایضا کما یرشدک الیہ ماذکرتہ ھٰھنا علی ھامشہ وباللہ التوفیق۔	ہوسکتا ہے کہ جب آپ فقہاء کرام کے کلام کی طرف رجوع کریں تو سمجھ جائیں کہ دوسرے قول کے مقابلہ میں دلیل کی یہ تقریر زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس پر فتح کا بیان کردہ اعتراض نہ ہوگا۔ بلکہ میرے نزدیک یہ پہلے کلام سے بھی اصح ہے جیسا کہ اس کے حاشیہ پر یہاں میرا ذکر کردہ بیان تیری رہنمائی کرے گا۔ اللہ تعالٰی سے ہی توفیق ہے۔(ت)

مخالف کے پاس اس کی حلت پر کوئی دلیل نہیں مگر حدیث **لایحرم الحرام الحلال**[5] حرام حلال کو حرام

[5] سنن الکبرٰی للبیہقی باب الزنا لایحرم الحلال دار صادر بیروت ۱۶۹/۷

نہیں کرتا مگر یہ حدیث کس طرح مخالف کی دلیل ہوسکے جبکہ سخت ضعیف وساقط وناقابل احتجاج ہے۔ بیہقی باآنکہ انتصار شافعیت میں اہتمام شدید رکھتے ہیں اسے حدیث ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کرکے تضعیف کردی **کما فی التیسیر شرح الجامع الصغیر**[6] (جیسا کہ جامع صغیر کی شرح تیسیر میں ہے۔ت)

اقول: دلیل ضعف کو یہی کافی کہ ام المومنین خود قائل حرمت **کما تقدم** (جیسا کہ گزرا۔ت) اگر اس باب میں خود ارشاد اقدس حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سنے ہوتے تو خلاف کے کیا معنی تھے لاجرم امام احمد نے فرمایا نہ وہ ارشاد اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہے نہ اثر ام المومنین، بلکہ عراق کے کسی قاضی کا قول ہے **کما فی الفتح**[7] (جیسا کہ فتح میں ہے۔ت) روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما میں عثمٰن بن عبدالرحمٰن وقاصی ہے جو سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے قاتل عمرو بن سعد کا پوتا ہے۔ امام بخاری نے فرمایا ترکوہ[8] محدثین نے اسے متروک کردیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا **لیس بشیئ**[9] کوئی چیز نہیں۔ امام علی بن مدینی نے سخت ضعیف[10] فرمایا۔ نسائی ودارقطنی نے کہا متروک[11] ہے۔ حتی کہ امام یحیٰی بن معین نے فرمایا **یکذب**[12] جھوٹ بولتا ہے۔

اقول: یہی عثمٰن حدیث ام المومنین صدیقہ کا بھی راوی ہے۔ روایت ابن حبان **کتاب الضعفاء** میں یوں ہے:

حدثنا الحسن بن سفٰین نا اسحٰق بن بھلول نا عبداللہ بن نافع نا المغیرہ بن اسمٰعیل بن ایوب بن سلمۃ عن عثمان بن عبدالرحمٰن عن	ہمیں حدیث بیان کی حسن بن سفیان نے انھوں نے اسحاق بن بہلول سے، انھوں نے عبداللہ بن نافع سے، انھوں نے مغیرہ بن اسمٰعیل بن ایوب بن سلمہ سے، انھوں نے عثمان بن عبدالرحمان سے، انھوں نے امام ابن شہاب زہری سے، انھوں نے

[6] التیسیر شرح الجامع الصغیر حرف لا مکتبہ امام شافعی ریاض سعودیہ ۲/۵۰۴
[7] فتح القدیر فصل فی بیان المحرمات مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳/۱۲۸
[8] کتاب الضعفاء الصغیر مع التاریخ الصغیر باب العین مکتبہ اثریہ سانگلہ ہل ص ۲۷۰، میزان الاعتدال حرف العین ترجمہ دار المعرفۃ بیروت ۳/۴۳
[9] فتح القدیر فصل فی بیان المحرمات مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳/۱۲۸
[10] میزان الاعتدال حرف العین ترجمہ دار المعرفہ بیروت ۳/۴۳
[11] میزان الاعتدال حرف العین ترجمہ دار المعرفہ بیروت ۳/۴۳
[12] میزان الاعتدال حرف العین ترجمہ دار المعرفہ بیروت ۳/۴۳

ابن شھاب الزھری عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن الرجل یتبع المرأۃ حراما اینکح ابنتھا اویتبع الابنۃ حراما اینکح امھا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لایحرم الحرام الحلال انما یحرم ماکان بنکاح حلال۔	عروہ سے۔انھوں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے،انھوں نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا گیا کہ کوئی شخص کسی عورت سے حرامکاری کرے تو کیا وہ اس عورت کی بیٹی یا ماں سے نکاح کرسکتا ہے۔تو آپ نے فرمایا حرام،حلال کو حرام نہیں بناتا۔حلال نکاح ہی حرام بناتا ہے۔(ت)

ابن حبان نے اسے روایت کرکے کہا:

عثمان بن عبدالرحمان ھو الوقاصی یروی عن الثقات الاشیاء الموضوعات لایجوز الاحتجاج بہ[13]	عثمان بن عبدالرحمان وہی وقاصی ہے ثقات سے موضوع خبریں روایت کردیتا ہے اس سے سند لانا حلال نہیں۔

ہاں سنن ابن ماجہ میں روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما یوں آئی:

حدثنا یحیی بن معلی بن منصور ثنا اسحق بن محمد الفروی ثنا عبداللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال لایحرم الحرام الحلال[14]۔	ہمیں حدیث بیان کی یحیٰی بن معلٰی بن عثمان بن منصور نے انھوں نے اسحٰق بن محمد فروی سے انھوں نے نافع سے انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: حرام حلال کو حرام نہیں بناتا(ت)

اولا اس میں اسحٰق بن ابی فروہ متکلم فیہ ہیں،امام عبدالحق نے احکام میں حدیث کو ذکر کرکے فرمایا: فی اسنادہ اسحٰق بن ابی فروہ وھو متروک[15] (اس کی سند میں اسحاق بن ابی فروہ ہے اور وہ متروک ہے،**نقلہ عنہ المحقق فی الفتح** (اسے فتح میں شیخ محقق نے اس سے نقل کیا ہے۔ت) امام ابوالفرج نے

---

[13] العلل المتناہیہ بحوالہ ابن حبان حدیث ۱۰۳۱ دارنشر الکتب الاسلامیہ لاہور ۲/۱۳۶

[14] سنن ابن ماجہ باب لایحرم الحرام الحلال ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۴۶

[15] فتح القدیر فصل فی بیان المحرمات مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳/۱۲۸

علل متناہیہ میں فرمایا:

قد رواہ اسحق بن محمد الفروی عن عبداللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لایحرم الحرام الحلال قال یحیی الفروی کذاب وقال البخاری ترکوہ[16] ـ انتہی۔	یعنی یہ حدیث اسحٰق بن محمد فروی نے بسند خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: حرام حلال کو حرام نہیں کرتا، امام یحیٰی بن معین نے فرمایا: فروی کذاب ہے۔ امام بخاری نے فرمایا محدثین کے نزدیک متروک ہے۔ انتہی

وانا اقول: وباللہ التوفیق سبحٰن من لاینسی (اور میں کہتا ہوں اللہ تعالٰی سے ہی توفیق ہے پاک ہے وہ ذات جو بھولتی نہیں۔ت) حافظین جلیلین عبدالحق وابی الفرج کو التباس واقع ہوا اسحٰق بن ابی فروہ خواہ اسحٰق فروی۔ دو ہیں: ایک اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ تابعی معاصر و تلمیذ امام زہری رجال ابوداؤد، وترمذی وابن ماجہ ہے۔ یہی متروک ہے، اسی کو امام بخاری نے ترکوہ فرمایا کما فی تھذیب التھذیب و میزان الاعتدال وغیرھما (جیسا کہ تہذیب التہذیب اور میزان الاعتدال وغیرہما میں ہے۔ت) تہذیب التہذیب میں ہے: قال ابوزرعۃ وجماعۃ متروک[17] ابوزرعہ اور ایک جماعتِ ائمہ نے فرمایا: متروک ہے۔ت) میزان میں ہے؛

لم ارا احدامشاہ وقال ابن معین وغیرہ لایکتب حدیثہ[18] ۔	میں نے کسی کو نہ دیکھا کہ اسے رواں کیا یعنی اس کی روایت کو کچھ بھی معتبر سمجھا ہو۔ امام ابن معین وغیرہ نے فرمایا اس کی حدیث لکھی تک نہ جائے۔

دونوں کتابوں میں ہے:

نھی احمد بن حنبل عن حدیثہ وقال ابراھیم الجوزجانی سمعت احمد بن حنبل یقول لاتحل الروایۃ عندی عن اسحٰق	امام احمد بن حنبل نے اس کی حدیث نقل کرنے سے منع فرمایا: ابراہیم جوزجانی نے کہا میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے سنا کہ میرے نزدیک اسحٰق بن ابی فروہ

[16] العلل المتناہیہ حدیث ۰ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور ۱۳۶/۲

[17] تہذیب التہذیب حرف الالف ترجمہ مجلس دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن ۲۴۱/۱

[18] میزان الاعتدال حرف الالف ترجمہ دار المعرفۃ بیروت ۱۹۳/۱

بن ابی فروہ[19]۔	سے روایت حلال نہیں۔

امام ترمذی نے ابواب الفرائض باب ماجاء فی ابطال میراث القاتل میں حدیث:

القاتل لایرث[20] بطریق اسحق بن عبداللہ عن الزھری عن حمید بن عبدالرحمن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ،روایت کرکے فرمایا ھذا حدیث لا یصح واسحق بن عبداللہ بن ابی فروۃ قد ترکہ بعض اھل العلم منھم احمد بن حنبل[21]۔	قاتل وارث نہیں ہوگا،اس حدیث کو اسحٰق بن عبداللہ، انھوں نے زہری انھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن انھوں نے حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرکے فرمایا یہ حدیث صحیح نہیں کہ اسحٰق بن عبداللہ بن ابو فروہ کو بہت سے اہل علم نے متروک قرار دیا ہے ان میں سے امام احمد بن حنبل ہیں۔(ت)

ابوالفرج نے موضوعات میں حدیث:

الصبحۃ تمنع الرزق[22] بطریق اسمعیل بن ابی عیاش عن ابی فروۃ عن محمد بن یوسف عن عمر وبن عثمن بن عفان عن ابیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرکے کہا ھذا حدیث لایصح وابن ابی فروۃ متروک[23] (ملخصاً)	الصبحۃ تمنع الرزق (صبح کو سونا رزق کی(برکت)کے لیے مانع ہے)والی حدیث کو اسماعیل بن عیاش انھوں نے ابن ابی فروہ انھوں نے محمد بن یوسف انھوں نے عمرو بن عثمان بن عفان انھوں نے اپنے والد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرکے کہا یہ صحیح نہیں کیونکہ ابن ابی فروہ متروک ہے ملخصاً(ت)

امام خاتم الحفاظ نے لآلی میں اس پر تقریر فرمائی اور تعقبات میں بھی اس جرح پر جرح کی، غرض یہ بالاتفاق متروک ہے مگر یہ قدیم ہے ۱۳۶ھ میں انتقال کیا قالہ ابن ابی فدیک[24] (یہ ابن ابی فدیک نے کہا ہے۔ت) یا ۱۴۴ھ میں کما قالہ ابن سعد وغیرہ واحمد وھذا ھوالصحیح[25] کما فی تہذیب

---

[19] میزان الاعتدال حرف الالف ترجمہ دار المعرفۃ بیروت ۱/۱۹۳،تہذیب التہذیب ترجمہ ۴۴۹ حیدرآباد دکن ۱/۲۴۱

[20] جامع الترمذی باب ماجاء فی ابطال میراث القاتل امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/۳۲

[21] جامع ترمذی ابواب الفرائض باب ماجاء فی ابطال میراث القاتل امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/۳۲

[22] موضوعات ابن جوزی کتاب النوم نوم الصبحۃ دار الفکر بیروت ۳/۶۸

[23] موضوعات ابن جوزی کتاب النوم نوم الصبحۃ دار الفکر بیروت ۳/۶۸

[24] تہذیب التہذیب حرف الالف ترجمہ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد بھارت ۱/۲۴۲

[25] تہذیب التہذیب حرف الالف ترجمہ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد بھارت ۱/۲۴۲

التنذیب (جیسا کہ اس کو ابن سعد اور بہت سے حضرات نے بیان کیا ہے یہی صحیح ہے جیسا کہ تہذیب التنذیب میں ہے۔ت) یحیٰی بن معلّٰی نے کہ طبقہ حادیہ عشرہ سے ہیں اسے کہاں پایا۔

دوم اس کے بھائی کے پوتے اسحٰق بن محمد بن اسمٰعیل بن عبداللہ بن ابی فروہ یہ تبع تابعین سے بھی نہیں، ان کے تلامذہ سے ہیں، رجال بخاری وترمذی وابن ماجہ سے، امام بخاری کے استاذ ہیں، ۲۲۶ھ میں انتقال کیا یہ ہرگز متروک نہیں، امام بخاری نے خود جامع صحیح میں ان سے روایت کی تو وہ ان کی نسبت "ترکوہ" کیونکر فرماتے، ابن حبان نے انھیں ثقات میں ذکر کیا، اور ابو حاتم وغیرہ نے صدوق کہا، البتہ کلام سے خالی یہ بھی نہیں، امام نسائی نے کہا ثقہ نہیں، امام دارقطنی نے کہا ضعیف ہیں، ائمہ مجتہدین امام بخاری پر ان سے روایت کرنے میں معترض ہیں، امام ابو حاتم نے کہا مضطرب الحدیث ہیں آنکھیں جانے کے بعد بارہا ہوتا کہ جیسا کوئی سکھادیتا ویسے ہی روایت کرنے لگتے۔ عقیلی نے کہا امام مالک سے بکثرت وہ حدیثیں روایت کیں جن پر ان کا کوئی متابع نہیں، امام ابوداؤد نے سخت ضعیف کہا، امام الشان نے فرمایا آنکھیں جاکر حفظ خراب ہوگیا تھا، امام حافظ عبدالعظیم منذری کی ترغیب میں ہے:

اسحق بن محمد بن اسعیل بن ابی فروہ الفروی صدوق روی عنه البخاری فی صحیحه، وقال ابوحاتم وغیرہ صدوق، وذکرہ ابن حبان فی الثقات ووھاہ ابوداؤد وقال النسائی لیس بثقة[26]۔	اسحٰق بن محمد بن اسمٰعیل بن ابی فروہ الفروی صدوق ہے، اس سے بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے، اور ابوحاتم وغیرہ نے کہا یہ صدوق ہے، اس کو ابن حبان نے ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے، اور ابوداؤد نے اس کو کمزور بتایا ہے اور نسائی نے کہا یہ ثقہ نہیں ہے۔ (ت)

میزان الاعتدال میں ہے:

ھو صدوق فی الجملة، صاحب حدیث، قال ابوحاتم صدوق ذھب بصرہ فربما لقن وکتبه صحیحة، وقال مرة مضطرب، وقال العقیلی جاء عن مالک باحادیث کثیرة لایتابع عن مالک باحادیث کثیرة لایتابع علیھا، وذکرہ ابن حبان فی	وہ مجموعی طور پر صدوق ہے اور صاحب حدیث ہے، ابوحاتم نے کہا یہ صدوق ہے اور اس کی نظر ضائع ہوگئی تھی اور بعض اوقات دوسرے کی بات مان لیتا تھا اور اس کی کتب حدیث صحیح ہیں، اور انھوں نے کبھی اس کو مضطرب قرار دیا ہے، اور عقیلی نے کہا کہ اس نے امام مالک سے کثیر روایات ذکر کیں لیکن ان کی

[26] الترغیب والترہیب باب ذکر الرواۃ المختلف فیھم الخ مصطفی البابی مصر ۵۶۷/۴

الثقات،وقال النسائی لیس بثقه،وقال الدارقطنی لا یترک،وقال ایضا ضعیف قدروی عنه البخاری و یوبّخونه علی هذا،وکذا ذکرہ ابوداؤد ووهاہ جدا[27]۔	تائید نہ ہوئی،اور اس کو ابن حبان نے ثقہ لوگوں میں شمار کیا ہے،اور نسائی نے کہاکہ ثقہ نہیں ہے،اور دارقطنی نے کہاکہ یہ متروک نہیں،اور ضعیف بھی کہا ہے،اور بخاری نے اس سے روایت کیا ہے اس وجہ سے امام بخاری پر طعن بھی ہوا ہے،ابوداؤد نے یوں ہی کہا اور اس کو بہت کمزور قرار دیا۔(ت)

تقریب میں ہے:صدوق،کف فساء حفظه[28] (صدوق ہے۔اس کا حفظ کمزور ہوگیا تھا۔ت) تہذیب التہذیب میں ہے: قال البخاری مات ۲۳۶ھ[29] (امام بخاری رحمہ اللہ تعالٰی نے فرمایا: وہ ۲۳۶ میں فوت ہوا۔ت) پر ظاہر کہ اس حدیث کے راوی یہی اسحٰق بن محمد فروی متکلم فیہ ہیں نہ کہ وہ اسحٰق بن عبداللہ فروی متروک، بہر حال ایک موضع کلام تو اس کی سند میں یہ ہے۔

ثانیا اقول: دوسرا محل کلام اسحٰق مذکور کے شیخ عبداللہ میں ہے ائمہ محدثین کا ان میں کلام معروف ہے،امام ترمذی نے **باب فیمن یستیقظ بللاولایذکر احتلاما** (باب جو نیند سے بیدار ہو کر کپڑے پر رطوبت پائے مگر احتلام یاد نہ ہو۔ت) میں ایک حدیث ان سے روایت کرکے فرمایا:

عبداللّٰه ضعفه یحیٰی بن سعید من قبل حفظه فی الحدیث[30]۔	عبداللہ کو امام یحیٰی بن سعید قطان نے نقصانِ حافظہ کی رو سے حدیث میں ضعیف بتایا۔

اسی کے ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی الوقت الاول من الفضل (ابواب الصلوٰۃ، باب اول وقت کی فضیلت کے بیان میں۔ت) میں ہے:

عبداللّٰه بن عمر العمری لیس هو بالقوی عنداهل الحدیث[31]۔	عبداللہ بن عمر العمری محدثین کے نزدیک چنداں قوی نہیں۔

امام نسائی نے کہا قوی نہیں،امام علی بن مدینی نے کہا ضعیف ہیں،ابن حبان نے کہا:

کان ممن غلب علیه الصلاح والعبادۃ حتی	صلاح وعبادت نے ان پر یہاں تک غلبہ کیا کہ حفظِ

[27] میزان الاعتدال حرف الالف ترجمہ دار المعرفۃ بیروت ۱۹۹/۱

[28] تقریب التہذیب حرف الالف ترجمہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۸۴/۱

[29] تہذیب التہذیب حرف الالف ترجمہ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد بھارت ۲۴۸/۱

[30] جامع الترمذی ابواب الطہارۃ باب فیمن یستیقظ ویری بللاالخ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱۶/۱

[31] جامع الترمذی باب ماجاء فی الوقت الاول الخ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲۴/۱

غفل عن حفظ الاخبار وجودۃ الحفظ للآثار فلما فحش خطؤہ استحق الترک[32]۔	احادیث سے غافل ہوئے حدیثیں خوب یاد نہ رہیں جب خطا بکثرت واقع ہوئی ترک کے مستحق ہوگئے۔

امام احمد ویحیٰی سے ان کی توثیق کے اقوال بھی ہیں مگر قول فیصل یہ قرار پایا کہ حافظ الشان نے تقریب میں فرمایا: **ضعیف عابد**[33] (کمزور عابد ہے۔ت)

ثالثاً اقول اس حدیث سے جواب کو وہی آیہ کریمہ ومسئلہ زن مظاہرہ کافی ظہار میں جماع حرام تھا پھر اس نے مظاہرہ کی دختر حلال کو کیونکر حرام کردیا۔

رابعاً یہ حدیث جس طرح ابن ماجہ نے روایت کی کہ اگرکچھ قابل ذکر ہے تو یہی۔ اگر اس کے ضعف سند سے قطع نظر بھی کی جائے تو اس میں کوئی قصہ سوال اس حدیث متروک وساقط کی طرح نہیں صرف اتنا بیان ہے کہ حرام حلال کو حرام نہیں کرتا، یہ اپنے ظاہر پر تو یقیناً صحیح نہیں، کیا اگر قلیل پانی یا گلاب میں شراب یا پیشاب ڈال دیں تو اسے حرام نہ کردیں گے!

اقول کیا کوئی اگر زنا سے جنب ہو تو اسے نماز وقرات ودخول مسجد وطواف کعبہ کہ حلال تھے حرام نہ ہوجائیں گے! کیا اگر کوئی ظالم کسی مظلوم کی بکری کا گلا گھونٹ کر مار ڈالے تو اس کا یہ فعل کہ اگر اپنے مال کے ساتھ ہوتا جب بھی بوجہ اضاعت مال حرام تھا اور مال غیر کے ساتھ ظلماً حرام در حرام اس حلال جانور کو حرام نہ کردے گا! کیا اگر کوئی شخص اپنی عورت کو ایک ہفتہ میں تین طلاقیں دے خصوصاً ایام حیض میں تو اس فعل حرام در حرام سے وہ زن حلال اس پر حرام نہ ہوجائے گی! صدہا صورتیں ہیں جن میں حرام حلال کو حرام کردیتا ہے، تو یہ اطلاق کیونکر مراد ہوسکتا ہے، لاجرم تاویل سے چارہ نہیں کہ حرام من حیث ہو حرام، حلال کو حرام نہیں کرتا۔

اقول یعنی بول وشراب نے جو آب وگلاب کو حرام کیا نہ بوجہ اپنی حرمت کے بلکہ اس جہت سے کہ یہ نجس تھے اس سے مل کر اسے بھی نجس کردیا، اب اس کی نجاست باعث حرمت ہوئی اور اگر کوئی شئی طاہر حرام کسی حلال میں ایسی مل جائے کہ تمیز ناممکن ہو تو ہم تسلیم نہیں کرتے کہ وہ حلال خود حرام ہوگیا بلکہ حلال اپنی حلت پر باقی ہے اور مخلوط کا تناول اس لیے ناجائز کہ بوجہ اختلاط اس کا تناول تناول حرام سے خالی نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ اگر جدا ہوسکے اور جدا کرلیں تو حلال بدستور اپنی حلت پر ہو **کما لایخفی** (جیسا کہ مخفی نہیں۔ت) یونہی زنا سے نماز وغیرہ کو اس حیثیت سے حرام نہ کیا کہ وہ زنا ہے کہ خصوصیت زنا کو اس میں کیا دخل، بلکہ اس حیثیت سے کہ وہ

---

[32] میزان الاعتدال حرف العین ترجمہ دار المعرفہ بیروت ۲/۴۶۵

[33] تقریب التہذیب حرف العین ترجمہ ۰۰ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/۵۱۶

فرج مشتہی میں ایلاج مشتہی ہے **وقس علی ذلک البواقی** (باقی کو اس پر قیاس کرو۔ت) اب ہم اسے تسلیم کرتے ہیں اور حدیث ہم پر وارد نہیں، یہاں بھی عورت سے زنا کرنے نے دخترزن کو اس بنا پر حرام نہ کیا کہ وہ زنا ہے کہ خصوصیت زنا کو اس میں بھی دخل نہیں بلکہ اسی حیثیت سے حرام کیا کہ وہ وطی وادخال ہے تو "**دخلتم بھن**" صادق آیا اور دختر موطوہ کی حرمت لایا تو اس حدیث ضعیف میں بھی مخالف کے لیے اصلا حجت نہیں **وللہ الحمد**۔ محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں یہاں بعض احادیث اپنے مذہب کی مؤیدات ذکر فرمائیں، ازانجملہ،

قال رجل یا رسول اللہ انی زنیت بامرأۃ فی الجاھلیۃ افانکح ابنتھا قال لااری ذٰلک ولایصح ان تنکح امرأۃ تطلع من ابنتھا علی ماتطلع علیہ منھا[34]۔	ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک عورت سے زنا کیا تھا اس کی بیٹی سے نکاح کرلوں، فرمایا: میری رائے نہیں اور نہ ایسا نکاح جائز ہے کہ تو بیٹی کی اس چیز پر مطلع ہو جس چیز پر اس کی ماں کی مطلع تھا۔

اقول نیز اس کے مؤید ہے وہ حدیث کہ غایہ سمعانیہ میں حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

من نظر الٰی فرج امرأۃ بشھوۃ حرمت علیہ امھا وبنتھا[35]۔	جو کسی عورت کی فرج کو شہوت سے دیکھے اس پر اس عورت کی ماں اور بیٹی حرام ہو جائیں،

دوسری حدیث میں ہے:

ملعون من نظر الی فرج امرأۃ وبنتھا[36]۔	ملعون ہے وہ جو کسی عورت اور اس کی بیٹی دونوں کی فرج دیکھے۔

عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی:

نظر الٰی فرج امرأۃ وبنتھا لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ[37]۔	جو کسی عورت اور اس کی دختر دونوں کی فرج دیکھے اللہ تعالٰی روز قیامت اس پر نظر رحمت نہ کرے۔

---

[34] فتح القدیر فصل فی بیان المحرمات نوریہ رضویہ سکھر ۱۲۹/۳

[35] البنایہ شرح الھدایہ فصل فی نکاح المحرمات مکتبہ امدادیہ مکہ مکرمہ ۴۱/۲

[36] البنایہ شرح الھدایہ فصل فی نکاح المحرمات مکتبہ امدادیہ مکہ مکرمہ ۴۱/۲

[37] کنز العمال بحوالہ مصنف عبدالرزاق حدیث ۰ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۵۱۷/۱۶

نیز مصنف عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے:

فی الذی یزنی بام امرأته قال حرمتا علیه [38]۔واللہ تعالٰی اعلم۔	یعنی اپنی ساس سے زنا کرنے والے کی نسبت فرمایا کہ اس پر ساس اور عورت دونوں حرام ہوگئیں۔

اس حرمت کے پیدا ہونے سے مرد وزن کو جدا ہوجانا اور اس نکاح فاسد شدہ کا فسخ کردینا فرض ہوجاتا ہے مگر خود بخود نکاح زائل نہیں ہوجاتا، یہاں تک کہ شوہر جب تک متارکہ نہ کرے اور بعد متارکہ عدت نہ گزرے عورت کو روا نہیں کہ دوسرے سے نکاح کرے،اور قبل متارکہ شوہر کا اس سے وطی کرنا حرام ہوتا ہے مگر زنا نہیں کہ نکاح باقی ہے،ولہٰذا اس وطی سے جو اولاد پیدا ہو صحیح النسب ہے ایسے نکاح کے ازالہ کو جو الفاظ کہے جائیں طلاق نہیں بلکہ متارکہ کہلاتے ہیں اگرچہ بلفظ طلاق ہوں یہاں تک کہ ان سے عدد طلاق کم نہیں ہوتا، درمختار میں ہے:

بحرمة المصاهرة لایرتفع النکاح حتی لایحل لها التزوج بآخر الابعد المتارکة وانقضاء العدة والوطئ بها لایکون زنا [39]۔	حرمت مصاہرۃ سے نکاح ختم نہیں ہوتا لہٰذا دوسرے شخص سے نکاح نہیں کرسکتی جب تک خاوند متارکہ نہ کرے اور عدت نہ گزر جائے،اس دوران اگر خاوند نے وطی کی تو وہ زنا نہیں ہوگا۔(ت)

ردالمحتار میں ہے:

قال فی الذخیرة ذکر محمد فی نکاح الاصل ان النکاح لایرفع بحرمة المصاهرة والرضاع بل یفسد حتی لووطئها الزوج قبل التفریق لایجب علیه الحد اشتبه علیه اولم یشتبه [40]۔	ذخیرہ میں ہے امام محمد رحمہ اللہ تعالٰی نے اصل یعنی مبسوط کی بحث نکاح میں ذکر فرمایا کہ حرمت مصاہرت اور حرمت رضاعت کی بنا پر نکاح ختم نہیں ہوتا بلکہ فاسد ہوتا ہے لہٰذا اگر خاوند نے تفریق سے قبل وطی کرلی تو اس پر زنا کی حد نہیں ہوگی۔اس کو کوئی اشتباہ ہو یا نہ ہو۔(ت)

اسی میں ہے:

قال فی الحاوی والوطئی فیها لایکون زنا	حاوی میں ہے کہ اس مدت میں وطی کو زنا نہ کہا جائے گا

[38] کنزالعمال بحوالہ مصنف عبدالرزاق حدیث موسسة الرسالة بیروت ۵۱۶/۱۶

[39] درمختار کتاب النکاح فصل فی المحرمات مطبع مجتبائی دہلی ۱۸۸/۱

[40] ردالمحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات داراحیاء التراث العربی بیروت ۲۸۳/۲

لانہ مختلف فیہ وعلیہ مھرالمثل بوطئھا بعد الحرمۃ ولاحد علیہ ویثبت النسب[41]۔	کیونکہ یہ بات مختلف فیہ ہے جبکہ بیوی کے حرام ہونے کے بعد وطی کرنے سے مہر مثل لازم ہوگا اور بچہ ہو تو اس کا نسب ثابت ہوگا اور اس پر حد زنا نہ ہوگی۔(ت)

اسی میں ہے:

فی البزازیہ المتارکۃ فی الفاسد بعد الدخول لاتکون الابقول کخلیت سبیلک اوترکتک ومجرد انکار النکاح لایکون متارکۃ امالو انکر وقال ایضا اذھبی وتزوجی کان متارکۃ والطلاق فیہ متارکۃ لکن لاینقص بہ عدد الطلاق[42]۔	بزازیہ میں ہے کہ فاسد نکاح میں دخول کے بعد متارکہ صرف زبانی ہوسکتا ہے، مثلاً یہ کہے میں نے تجھے نکاح سے آزاد کیا، یایوں کہے میں نے تجھے چھوڑ دیا، اور صرف سابقہ نکاح سے انکار کو متارکہ نہ کہا جائے گا، ہاں اگر نکاح کے ساتھ یہ بھی کہے کہ جا نکاح کر، تو متارکہ ہوجائے گا۔ اور اس موقعہ پر طلاق دینے سے متارکہ ہوجائے گا لیکن اس سے عدد طلاق کم نہ ہوگا۔(ت)

اور یہیں سے ظاہر ہوا کہ اس حالت میں اگر شوہر نے نہ چھوڑا اور ناجائز طور پر ہندہ سے وطی کرتا رہا اور اولاد ہوئی تو وہ اولاد اپنے ماں باپ دونوں کی وارث ہے، ماں کی وراثت تو ظاہر کہ اولاد زنا بھی اپنی ماں کی میراث پاتی ہے کما نصوا علیہ والمسألۃ فی الدر وغیرہ (جیسا کہ فقہاء کرام نے اس پر نص کی ہے اور یہ مسئلہ در وغیرہ میں ہے۔ت) اور باپ کی وراثت یوں کہ ابھی منقول ہوچکا کہ ایسی حالت کی اولاد ولدالزنا نہیں صحیح النسب ہے، ہاں زن وشوہر ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔ واللہ سبحنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

---

[41] ردالمحتار باب المحرمات داراحیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۲۸۳

[42] ردالمحتار باب المحرمات داراحیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۵۲-۲۵۱